احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

فون: ۴۴۹ ایڈیٹر: نسیم سیفی رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۸-۴۳ | سوموار ۸۔ ذوالحجہ ۱۴۱۳ھ، ۳۱۔ ہجرت ۱۳۷۲ہش، ۳۱۔ مئی ۱۹۹۳ء | نمبر ۱۲۴

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ احسان کے درجہ سے بھی آگے بڑھو اور ایتاء ذی القربیٰ کے مرتبہ تک ترقی کرو۔ اور خلق اللہ سے بغیر کسی اجر یا نفع و خدمت کے خیال کے طبعی اور فطری جوش سے نیکی کرو۔ تمہاری خلق اللہ سے ایسی نیکی ہو کہ اس میں تصنع اور بناوٹ ہرگز نہ ہو۔ ایک دوسرے موقعہ پر یوں فرمایا ہے (—) (الدھر: ۱۰) یعنی خدا رسیدہ اور اعلیٰ ترقیات پر پہنچے ہوئے انسان کا یہ قاعدہ ہے کہ اس کی نیکی خالصاً للہ ہوتی ہے اور اس کے دل میں یہ خیال بھی نہیں ہوتا کہ اس کے واسطے دعا کی جاوے یا اس کا شکریہ ادا کیا جاوے۔ نیکی محض اس جوش کے تقاضا سے کرتا ہے جو ہمدردی بنی نوع انسان کے واسطے اس کے دل میں رکھا گیا ہے۔ ایسی پاک تعلیم نہ ہم نے توریت میں دیکھی ہے اور نہ انجیل میں۔ ورق ورق کر کے ہم نے پڑھا ہے مگر ایسی پاک اور مکمل تعلیم کا نام و نشان نہیں۔"

(ملفوظات جلد پنجم صـ ۶۶۴)

حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کو سپرد خاک کر دیا گیا

محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور قبر پر دعا کرائی

ربوہ: ۲۹۔ مئی۔ جماعت احمدیہ کے دیرینہ مخلص اور فدائی خادم اور متعدد جماعتی اداروں کے سربراہ حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر کو آج شام چھ بجے کے قریب بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

حضرت شیخ صاحب ۲۸۔ مئی کی رات فیصل آباد میں انتقال فرما گئے تھے۔

حضرت شیخ صاحب کی نماز جنازہ بیت مبارک میں نماز عصر کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ نے پڑھائی۔ جس میں اہل ربوہ کی بہت بڑی تعداد کے علاوہ مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے احباب جماعت نے بھی شرکت کی۔ حضرت شیخ صاحب کے جنازہ میں شرکت کیلئے کراچی، لاہور، بہاولنگر اور کئی دور دراز علاقوں سے احباب تشریف لائے تھے۔ فیصل آباد کے احباب کی ایک بہت بڑی تعداد جنازہ کے ساتھ ہی آئی تھی۔ اسی طرح سرگودھا کے احباب بھی بڑی تعداد میں نماز جنازہ میں شامل ہوئے۔

بیت مبارک میں نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد حضرت شیخ صاحب کا جسد خاکی بہشتی مقبرہ لے جایا گیا۔ جہاں پر احباب جماعت نے ترتیب اور نظم و ضبط کے ساتھ حضرت شیخ صاحب کا آخری دیدار کیا۔ اس کے بعد

باقی صـ ۷ پر

گھروں کو سکینت کا مرکز بنائیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

معاشرے کو اچھا بنانے کے لئے ضروری ہے کہ گھر سکینت کا مرکز ہوں۔ جہاں اپنا گھر سکینت کا مرکز نہ رہے۔ کسی اور کا گھر بن جائے اور باہر کی دنیا بن جائے گلیاں بن جائیں، کلب بن جائیں۔ دوستوں کی مجلسیں بن جائیں وہاں معاشرے کا سارا نظام بگڑ جاتا ہے اور رفتہ رفتہ گھر ٹوٹنے لگتے ہیں۔ آگے اولاد پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ بچے بداخلاق ہونے لگتے ہیں۔ اگلی نسلوں کی حفاظت کا کوئی انتظام نہیں رہتا۔ اس لئے سکینت کا مرکز گھر ہی رہنا چاہیئے (—) سایہ وہی ہے جو خدا نے گھر میں بنا رکھا ہے۔ اور اسی کو سکینت کی وجہ بتایا ہے پس اپنے گھر میں سکینت ڈھونڈیں اور بیوی میں سکینت ڈھونڈیں۔ آپ کے لئے سکینت کا سامان بنائی گئی ہے۔ اگر اس کو چھوڑ کر غیروں کی طرف نظر ڈالیں گے غیر گھروں میں جائیں گے اور وہیں آرام پائیں گے اور دیر میں گھر لوٹیں گے اور گھر آکر جس طرح اپنے کپڑے اتار کر پھینکتے ہیں۔ اسی طرح اپنی بیوی بچوں کو اتار پھینکا ہوگا۔ تو پھر ایسا گھر کوئی سکینت والا گھر نہیں ہے۔ اور ایسے معاشرے کی حفاظت اور اس کے امن کا کوئی انتظام ممکن نہیں ہے اس کی کوئی حفاظت نہیں ہو سکتی۔ پس غیروں کو ہم نے جو نصیحت کرنی ہے۔ اس سے پہلے اپنے آپ کو تو ضرور نصیحت کرنی چاہیئے۔ اگر ہم نے غیروں کے سامنے اچھے گھروں کا ماحول پیش نہ کیا تو اس دنیا کا سب سے بڑا عذاب یہی تو ہے کہ گھر

باقی صـ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۳۱ - ہجرت ۱۳۷۲ ہش ۳۱ - مئی ۱۹۹۳ء

کردہ اور ناکردہ نیکی اور گناہ

کیا عجیب اور دلفریب سلوک ہے ہمارے ساتھ ہمارے خدا کا جو بے انتہا رحم کرنے والا ہے اور بے انتہا بخشش کرنے والا ہے۔ کی ہوئی نیکیوں کی تو جزا دیتا ہی ہے۔ ناکردہ نیکیوں کی جن کی دل میں حسرت رہ جائے ان کی بھی جزا دیتا ہے اور اس کے برخلاف صرف ان گناہوں کی سزا دیتا ہے جو سرزد ہو جاتے ہیں۔ جن کی حسرت دل میں رہے اور سرزد نہ ہوں ان کی کوئی سزا نہیں۔ اور سرزد ہونے والے گناہوں میں سے بھی اکثر کسی نہ کسی وجہ سے بخش ہی دیتا ہے۔ کوئی نیکی کی تو ایک گناہ بخشا گیا۔ دل میں ندامت پیدا ہوئی تو گویا گناہ کیا ہی نہیں۔ ہر کی گئی نیکی کی جزا ضرور ملتی ہے۔ اور جس نیکی کے کرنے کی تمنا تو ہو لیکن وقت اور حالات اجازت نہ دیں۔ اس کی بھی جزا ملتی ہے۔

پھر یہ بھی ہے کہ گناہ کا بدلہ یا گناہ کی سزا تو گناہ کے برابر ہے۔ اس سے بڑھ کر نہیں۔ یعنی سزا کم تو ہو سکتی ہے۔ بڑھ نہیں سکتی۔ لیکن جہاں تک نیکیوں کا تعلق ہے۔ جزا کم نہیں ہو سکتی۔ بڑھ سکتی ہے۔ بلکہ یقیناً بڑھ جاتی ہے۔ یہ دونوں باتیں نیکی کی طرف بے انتہا میلان پیدا کرتی ہیں۔ اور اگرچہ گناہ کی اہمیت کو تو ظاہر کرتی ہیں لیکن گناہ سے مایوسی کا عالم پیدا نہیں ہونے دیتیں۔ اگر مایوسی کا عالم پیدا ہو جائے تو انسان بخشش ہی نہ مانگے۔ اور نیکیوں کی طرف مائل ہی نہ ہو۔ یہی سمجھے کہ جو ہونا تھا ہو گیا۔ اب اس سے آگے کچھ نہیں ہے۔ نہ گناہ سے معافی نہ نیکی کا رجحان۔ اور یہ وہ کیفیت ہے جو انسانی اعمال کے لئے موت کے مترادف ہے۔

اس سے ایک بات جو بڑی واضح ہو کر سامنے آتی ہے یہ ہے کہ نیکی کر سکے یا نہ کر سکے دل میں نیکی کی تمنا ضرور ہو۔ دل اس بات کے لئے بیتاب رہے کہ نیکی کا موقعہ ملے تو اسے ضرور کروں۔ اس خواہش اور اس تمنا سے نہ صرف نیکی کرنے کا امکان موجود رہتا ہے بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ اگر کوئی نیکی نہ بھی کی جائے تو اس کی جزا ضرور مل جاتی ہے۔ اس سے بڑھ کر انسان کس بات کی خواہش کر سکتا ہے۔ کہ نیکی کرے تو جزا ملے اور نہ بھی کرے تو جزا ملے۔

اللہ تعالیٰ کے اس سلوک کو دیکھ کر کوئی شقی القلب ہی ہوگا جو اپنے دل میں نیکیاں کرنے کی خواہش کو اجاگر نہیں کرتا رہے گا۔ جو کسی نیکی پر آکر ٹھہر جائے گا اور مزید نیکیوں کی اس کے دل میں خواہش نہ پیدا ہوگی۔ ہمیں ہر نیکی کی خواہش دل میں پیدا کرنی چاہیئے۔

ہم بتائیں کیا کہ کیا ہو جائے گا
آدمی سے آدمی کیونکر خفا ہو جائے گا
جس کے بے قابو ہوئے جذبات وہ
جیتے جی ہی وہ فنا ہو جائے گا

ابوالاقبال

جو بپتا دل پہ بیتی ہے وہ سامنے لاؤں تو کیسے
میں درد میں گذرے لمحوں کا احوال سناؤں تو کیسے

تم شیش محل میں بیٹھ کے اپنی دید کرا تو دیتے ہو
مجھ کو بھی بتاؤ میں شیشے کے اندر آؤں تو کیسے

ملنے کا مزا تو آتا ہے جب باہم مل جل بیٹھے ہوں
یہ بیچ میں جو دیوار سی ہے میں اس کو گراؤں تو کیسے

تم خوشبو ہو جو ساتھ ہوا کے مجھ تک آن پہنچتی ہے
میں تم کو اپنے ہونے کا احساس دلاؤں تو کیسے

جن گلیوں میں تم پھرتے تھے وہ ساجن کھوج میں رہتی ہیں
ان بیکل بیکل گلیوں کو بولو سمجھاؤں تو کیسے

نہ میری زباں ہی کھلتی ہے نہ میرا قلم ہی چلتا ہے
پھر دل کے سچے جذبوں کو تم تک پہنچاؤں تو کیسے

آواز تمہاری آتی ہے، دیدار تمہارا ہوتا ہے
پر دوری کا احساس ہے جو میں اسکو مٹاؤں تو کیسے

یہ بالک ہٹ، یہ تریا ہٹ یہ راجا ہٹ تو کچھ بھی نہیں
ہے منوا ہٹ جس سے بڑھ کے من کو بہلاؤں تو کیسے

آنکھوں میں گھٹائیں بند ہیں یوں اک قطرہ پانی نہ نکلے
سینے میں سلگتی بھٹی کی پھر آگ بجھاؤں تو کیسے

تم اونچا اڑنے والے ہو میں ایک شکستہ پر چڑیا
جو منزل تم بتلاتے ہو وہ منزل پاؤں تو کیسے

میں لاج کی ماری کونے میں گردن کو جھکائے بیٹھی ہوں
ہے سوچ یہی چھلنی چھلنی جھولی پھیلاؤں تو کیسے

آنکھوں کے مصفّٰی پانی کے چشموں میں روانی نہ ہو تو
اس دھبہ دھبہ دامن کے میں داغ مٹاؤں تو کیسے

گر غور کروں تو اور ہی اک چہرہ دکھلائی دیتا ہے
میں دیکھ کے شیشہ خود سے ہی پھر آنکھ ملاؤں تو کیسے

صاحبزادی امۃ القدوس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

علمی مسائل

قَالَ۔ قَالَ ماضی کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے اور اس کا مصدر قَوْلٌ ہے۔ مفردات راغب میں لکھا ہے کہ اَلْقَوْلُ يُسْتَعْمَلُ عَلٰى اَوْجُهٍ لفظ قول کئی معانی کو ادا کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے اَظْهَرُهَا اَنْ يَّكُوْنَ لِلْمُرَكَّبِ مِنَ الْحُرُوْفِ الْمُبْرَزِ بِالنُّطْقِ مُفْرَدًا كَانَ اَوْ جُمْلَةً۔ (۱) زیادہ تر حروف سے مرکب مفہوم پر بولا جاتا ہے خواہ وہ مفرد ہو یا جملہ اَلثَّانِيْ يُقَالُ لِلْمُتَصَوَّرِ فِي النَّفْسِ قَبْلَ الْاِبْرَازِ بِاللَّفْظِ قَوْلٌ (۲) نفس میں کسی سوچی ہوئی بات پر جو ابھی بول کر ظاہر نہ کی گئی ہو اس پر بھی قول کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ چنانچہ کہتے ہیں فِيْ نَفْسِيْ قَوْلٌ لَمْ اُظْهِرْهُ کہ میرے نفس میں ایک خیال ہے جس کو میں نے ظاہر نہیں کیا۔ اَلثَّالِثُ لِلْاِعْتِقَادِ (۳) کسی کے کوئی عقیدہ رکھنے کے مفہوم کو ظاہر کرنے پر بھی قول کا لفظ بولتے ہیں چنانچہ کہتے ہیں فُلَانٌ يَقُوْلُ بِقَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ کہ فلاں شخص امام ابو حنیفہ رحؒ کا عقیدہ رکھتا ہے۔ اَلرَّابِعُ يُقَالُ لِلدَّلَالَةِ عَلَى الشَّيْءِ (۴) اگر کسی چیز کی حالت کسی بات پر دلالت کرے تو اس وقت بھی قول کا لفظ استعمال کرتے ہیں چنانچہ اِمْتَلَاَ الْحَوْضُ وَقَالَ قَطْنِيْ میں قال انہیں معنوں میں استعمال ہوا ہے یعنی جب حوض پانی سے بھر گیا تو اس نے کہا بس بس۔ اب زیادہ پانی نہ ڈالو۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ حوض زبان سے بولا بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ حوض کی حالت بزبان حال یہ کہہ رہی تھی کہ وہ بھر گیا ہے اور اس میں مزید پانی کی گنجائش نہیں۔ چنانچہ اس قسم کی مثالیں لغت کی کتب میں بکثرت ملتی ہیں کہ کسی واقعہ کی حقیقت کو ظاہر کرنے کے لئے قَالَ کا لفظ استعمال کر لیا جاتا ہے چنانچہ مندرجہ ذیل اشعار بھی اس امر کی مثالیں ہیں ؎

قَالَتْ لَهٗ الْعَيْنَانِ سَمْعًا وَّطَاعَةً
وَحَدَّرَتَا كَالدُّرِّ لَمَّا يُثَقَّبُ

یعنی اسے دونوں آنکھوں نے کہا کہ تمہارا کہنا سر آنکھوں پر اور پھر وہ ایسے موتیوں کی طرح بہہ پڑیں جن میں ابھی چھید نہ ڈالا گیا ہو۔ ؎

قَالَتْ لَهُ الطَّيْرُ تَقَدَّمْ رَاشِدًا
اِنَّكَ لَا تَرْجِعُ اِلَّا حَامِدًا (لسان)

یعنی پرندے نے اسے کہا کہ سیدھا راستہ اختیار کر کے آگے بڑھ اور تو واپس نہیں لوٹے گا مگر تعریف کرتا ہوا۔ ان اشعار میں قول کے لفظ کی اضافت ایسی اشیاء کی طرف کی گئی ہے جو غیر ناطق ہیں یعنی پہلے شعر میں قول کا لفظ آنکھوں کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور مطلب یہ ہے کہ آنکھوں نے بزبان حال کہا اور دوسرے میں پرندے کی طرف اور مطلب یہ ہے کہ پرندہ بزبان حال کہہ رہا تھا تو گویا ان ہر دو اشعار میں قال کے لفظ کو ایک واقعہ پر دلالت کرنے کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ اَلْخَامِسُ يُقَالُ لِلْعِنَايَةِ الصَّادِقَةِ بِالشَّيْءِ (۵) اگر کسی چیز کی طرف خاص توجہ ہو تو اس مفہوم کو ادا کرنے کے لئے بھی قال کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ اَلسَّادِسُ فِي الْاِلْهَامِ (۶) قول کا لفظ الہام کے معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ کہ ہم نے ذوالقرنین کو الہام کرتے ہوئے کہا کہ اے ذوالقرنین (مفردات) پس قال کے معنے صرف یہ نہیں کہ انسان کسی کو مخاطب کرتے ہوئے منہ سے کوئی بات کہے بلکہ لفظ قول مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور ہر مقام پر اس کے مناسب حال معنی ہوں گے۔

بقیہ کالم ۴

لیڈرز اور تمام وہ لوگ جنہیں کسی نہ کسی رنگ میں اہمیت حاصل ہے اور جن میں صحافیوں کی برادری بھی شامل ہے نے کبھی بھی دیانتداری کے ساتھ اس بات کی کوشش نہیں کی کہ اپنے ضمیر کو وہ کھنگال کر دیکھیں۔ اگر انہوں نے ایسا کیا ہوتا تو پاکستان میں صحافت کو ایک بہت اچھا مقام مل جاتا۔ ایک ترقی یافتہ اور متمدن ملک کے لئے صحافت اور پریس کو ہر قسم کے بیرونی دباؤ سے آزاد ہونا چاہیئے۔ ہر قسم کی غیر قانونی حرکت کو معاشرے سے اکھاڑا جا سکتا ہے۔ اگر پریس کی آزادی کا یقین دلایا جا سکے۔

اللہ تعالیٰ کو یہی پسند ہے کہ انسان اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہو۔ بے دلی سے اس کی عبادت مقبول نہیں ہوتی۔

کس نے کیا کہا

اخبارات کے شکریہ کے ساتھ

دی نیوز انٹرنیشنل

۱۶ مئی ۱۹۹۳ء

دی نیوز انٹرنیشنل کے ۱۶ مئی ۱۹۹۳ء کے شمارے میں خطوط کے کالم میں اسلام آباد

A free press

From Mohammad Shabih

Journalism carries a lot of weight in building a civilised nation. In fact, journalism is the base on which the edifice of a nation is constructed. In each and every developed country, the press is the reflection of the character and conscience of the society.

Men and women in journalism have to perform a great piece of work. These are the persons who expose crime, injustice and corruption in the society. They bear heavy responsibilities of educating and correcting the society.

Quaid-i-Azam founded the base of journalism by announcing that the press in Pakistan would be free from all external pressures. As long he lived, journalism in Pakistan progressed well. But in 1958, the press in Pakistan received its first setback when the first martial law was imposed in the country. For the first time people in this field came to know that the army had an upper hand on them so they had to think a lot before writing.

Pakistani journalism was again jolted when the second martial law was imposed. As journalists were prevented from presenting the actual facts and showing the true picture of society, crimes, injustice, corruption and abuse of power gained roots because people indulging in such activities knew that no one could harm them.

The structure of journalism in Pakistan was totally crushed by the imposition of the third martial law. Various illegal activities that gained root and developed, soon got a complete grip on society. Drugs and other illegal businesses were introduced in Pakistan and they flourished because there was no one to expose them.

Every government in Pakistan, whether civilian or military, has raised slogans of freedom of the press in Pakistan but it was just lip service. When the press was unable to expose criminal activities in Pakistan the country had to suffer a great loss. Our leaders and all those who matter in society, including the community of journalists, never honestly tried to examine their consciences. If they had done so, journalism in Pakistan would have gained a very respectable status.

For a developed and civilised country, journalism and the press should be extricated from all external pressures. All sorts of illegal activities can be eliminated from our society if freedom of the press is assured.

Islamabad

The News International, Sunday, May 16, 1993

سے محمد شبیہ کہتے ہیں:

کسی مہذب قوم کی تعمیر میں صحافت کا بہت بڑا کردار ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ صحافت وہ بنیاد ہے جس پر قوم کی عمارت کھڑی کی جاتی ہے۔ ہر ترقی یافتہ ملک میں پریس لوگوں کے کردار اور ان کی ضمیر کا آئینہ ہوتا ہے۔ مرد اور عورتیں جو صحافت کی ذمہ داریاں ادا کرتے ہیں۔ انہیں ایک بہت بڑا کام کرنا پڑتا ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو جرم، ناانصافی اور کرپشن کی طرف معاشرے میں توجہ دلاتے ہیں۔ اس طرح وہ معاشرے کو تعلیم دینے اور اسے کرپشن سے دور رکھنے میں بہت بڑا کردار ادا کرتے ہیں۔

قائداعظم نے صحافت کی بنیاد اس اعلان سے رکھی کہ پاکستان میں پریس ہر قسم کے بیرونی دباؤ سے آزاد ہوگا۔ جب تک آپ زندہ رہے صحافت پاکستان میں ترقی کرتی رہی لیکن ۱۹۵۸ء میں پاکستان میں پریس کو پہلا جھٹکا لگا اور یہ وہ وقت ہے جب ملک میں پہلا مارشل لاء نافذ کیا گیا۔ پہلی بار لوگوں کو اس بات کا علم ہوا کہ فوج کو ان پر بالادستی حاصل ہے۔ اس لئے انہیں کچھ بھی لکھنے سے پہلے بہت زیادہ دیکھنے کی ضرورت پڑتی تھی۔ پاکستان میں صحافت کو دوسری دفعہ اس وقت دھچکا لگا جب ملک پر دوسرا مارشل لاء نافذ کیا گیا۔ صحافیوں کو اس بات سے روکا گیا کہ وہ صحیح واقعات کی رپورٹنگ کریں اور معاشرے میں جرائم ناانصافی اور کرپشن کی تصویر دکھائیں۔ یعنی انہیں اس بات سے روکا گیا۔ اور اس بات سے بھی کہ وہ لوگوں کو یہ بتائیں کہ طاقت کا غلط استعمال کس طرح کیا جاتا ہے۔ اور اس طرح طاقت کے غلط استعمال کی بنیادیں مضبوط ہوئیں۔ پاکستان میں صحافت کا نظام کلی طور پر تیسرے مارشل لاء کے نفاذ کے وقت پس کر رہ گیا۔ متعدد غیر قانونی حرکات جنہوں نے جڑ پکڑی اور فروغ حاصل کیا۔ انہوں نے معاشرے کو اپنی مضبوط گرفت میں لے لیا۔ منشیات اور دیگر غیر قانونی کاروبار پاکستان میں جگہ پانے لگے اور چونکہ ان کے متعلق کوئی کچھ کہنے والا نہیں تھا ان کو ظاہر کرنے والا نہیں تھا۔ وہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتے گئے۔ پاکستان کی ہر حکومت چاہے وہ سویلین ہو یا فوجی نے پاکستان پریس کی آزادی کے نعرے لگائے۔ لیکن یہ صرف زبانی جمع خرچ تھا۔ جب پریس مجرمانہ حرکات کو طشت ازبام نہ کر سکا تو پاکستان کو خاصا نقصان ہوا۔ ہمارے

باقی کالم ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیض محمد صادق ایڈووکیٹ

عدالت عالیہ

عدالت عالیہ میں جو کیس دائر کئے جاتے ہیں ان پر صحیح کورٹ فیس لگانا بھی بہت اہم بات ہے۔ وگرنہ کیس واپس ہونے یا خارج ہونے کا امکان ہوتا ہے۔ عام کیسوں کے بارہ میں تو کورٹ فیس ایکٹ کا اطلاق ہوتا ہے۔ تاہم جہاں رٹ اور انٹر کورٹ اپیل کا تعلق ہے اس بارہ میں کورٹ فیس مقرر کرنا عدالت عالیہ کے اختیار میں ہے۔ سیکشن ۳، ۴ اور ۲۵ کورٹ فیس ایکٹ رول ۸۔ ۱۰ چیپٹر ۳۔ ۴ ہائی کورٹ رولز اینڈ آرڈرز والیوم V اور آرٹیکل ۲۰۲ دستور پاکستان عدالت عالیہ کو اختیار تفویض کرتے ہیں کہ فیس مقرر کرے جب کوریکشن پمفلٹ نمبر ۵۵ مورخہ ۷۔ اکتوبر ۱۹۶۵ء کے ذریعہ رٹ پٹیشن کی کورٹ فیس ۵ روپے سے بڑھا کر ۱۰۰ روپے کر دی گئی اور رٹ کے فیصلے کے خلاف انٹر کورٹ اپیل کی کورٹ فیس ۱۰ روپے سے بڑھا کر ۲۰۰ روپے کر دی گئی تو اس معاملہ کو عدالت عالیہ میں چیلنج کر دیا گیا چنانچہ احمد خان بنام ممبر بورڈ آف ریونیو PLD 1976 (LAH 1030) میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ مذکورہ دفعات کے تحت عدالت عالیہ کو رٹ پٹیشن اور انٹر کورٹ اپیل پر کورٹ فیس مقرر کرنے کا اختیار ہے۔ اس فیصلہ کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے بھی احمد خان بنام چیف جسٹس و ججز آف ہائی کورٹ ویسٹ پاکستان بحوالہ PLD 1968 SC 171 بحال رکھا۔

باقی کورٹ فیس کی پوزیشن کچھ اس طرح ہے۔

۱۔ ارجنٹ فارم دو روپے۔

۲۔ عام رٹ پٹیشن پر جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے سو روپے تاہم ایسی رٹ پر جس میں کسی شخص کو پبلک اتھارٹی کے حکم کے تحت محبوس رکھنے کے حکم کو چیلنج کیا گیا ہو کوئی کورٹ فیس نہیں لگتی۔

۳۔ کسی فوجداری کیس کا ریکارڈ انسپکشن کرنے کے لئے پہلی دفعہ جب درخواست دی جائے اور اسی دن کیس سنے جانے کی تاریخ نہ ہو تو ایسی درخواست پر بھی کوئی کورٹ فیس نہیں لگتی۔

۴۔ کسی کیس کے پارٹیکولرز تلاش کرنے کے لئے سول یا فوجداری رجسٹر کو دیکھنے کے لئے وکلاء حضرات جو درخواست دیں اس پر کوئی کورٹ فیس نہیں لگتی۔

۵۔ سرکاری وکلاء یا پاؤپر حضرات ریکارڈ ملاحظہ کرنے کے لئے جو درخواست دیں ان پر بھی کورٹ فیس نہیں لگتی۔

۶۔ قیدی جو جیل سے درخواستیں بھیجیں ان پر بھی کوئی کورٹ فیس نہیں لگتی۔

۷۔ ضمانت ہونے کی صورت میں جو ضمانت نامے بھرے جائیں ان پر بھی کوئی کورٹ فیس نہیں لگتی۔

۸۔ پہلی درخواست جو گواہان کی طلبی کے لئے دی جائے اس پر بھی کوئی کورٹ فیس نہیں لگتی۔

۹۔ سزا یافتہ افراد کو بھی کاپیاں مفت مہیا کی جاتی ہیں۔

۱۰۔ سرکاری محکمہ جات کو بھی کاپیاں مفت مہیا کی جاتی ہیں کوئی کورٹ فیس نہیں لی جاتی۔

۱۱۔ پچیس ہزار تک رقم انوالو ہو تو دعوے پر کورٹ فیس نہیں لی جاتی اگر مالیت زیادہ ہو تو ½ فیصد کے حساب سے کورٹ فیس لگانی ہوتی ہے۔ اسی طرح کاؤنٹر کلیم کراس اوبجیکشنز میں رقم مطلوبہ اگر ۲۵ ہزار سے زیادہ ہو تو اسی حساب سے یعنی ½ فیصد کے حساب سے کورٹ فیس دینا پڑتی ہے۔

۱۲۔ ریگولر فرسٹ اپیل یا ایسا کوئی حکم جس کا اجراء ہو سکتا ہو جس کی رقم ۲۵ ہزار سے زیادہ ہوتی ہے تو ½ فیصد کے حساب سے کورٹ فیس لگے گی۔

۱۳۔ سیکنڈ اپیل پر اگر نچلی عدالت سے رقم کا فرق نہ ہو تو اتنی ہی کورٹ فیس لگے گی جتنی نچلی عدالتوں میں لگتی رہی۔

۱۴۔ ضمانت قبل از گرفتاری یا درخواست برائے منسوخی ضمانت پر پانچ روپے کورٹ فیس لگتی ہے۔

۱۵۔ اگر سول نگرانی جس حکم کے خلاف کی جا رہی ہے ویلیو آف سبجکٹ میٹر دو ہزار سے کم ہو تو کورٹ فیس ½ روپے لگتی ہے۔

۱۶۔ اگر سول نگرانی جس حکم کے خلاف ہو ویلیو آف سبجکٹ میٹر دو ہزار سے اوپر ہو تو کورٹ فیس پندرہ روپے لگتی ہے۔

۱۷۔ اگر نگرانی اپیلیٹ ڈگری کے خلاف ہے تو وہی کورٹ فیس لگے گی جو نچلی عدالت میں لگی تھی بشرطیکہ رقم کا فرق نہ پڑ گیا ہو۔

۱۸۔ تنسیخ نکاح۔ بازو دعوے کے فیصلہ کے خلاف اپیل پر بھی پندرہ روپے کورٹ فیس لگتی ہے جب کہ تنسیخ نکاح یا بازو دعوے پر بھی پندرہ روپے کورٹ فیس لگتی ہے۔

۱۹۔ کمپنی ایکٹ کے تحت درخواست برائے وائنڈنگ اپ ۲۰۰ روپے۔

۲۰۔ کمپنی ایکٹ کے تحت کسی دوسری درخواست پر ۱۰ روپے۔

۲۱۔ کمپنی ایکٹ کے تحت منتقلی کی درخواست ۵ روپے۔

۲۲۔ کمپنی ایکٹ کے تحت یا دیگر کیسوں میں عام درخواستوں پر ۵ روپے۔

۲۳۔ لیو ٹو اپیل ایمز پاؤپر دو روپے۔

۲۴۔ ایف۔ اے۔ او۔ اور ایس۔ اے۔ او۔ اگر حکم زیر اپیل ڈگری کے طور پر ایکسیکیوٹ ہو سکے ہو ½ فیصد کے حساب سے رقم انوالوڈ پر اگر ڈگری تصور نہ ہو تو دس روپے۔

۲۵۔ درخواست نظر ثانی :۔

(i) اگر نوے دن کے اندر اندر پیش کی جائے تو آدھی کورٹ فیس لگے گی جو اصل کیس پر لگی تھی۔

(ii) اگر نوے دن کے بعد پیش کی جائے تو وہی کورٹ فیس پوری لگے گی جو اصل کیس پر لگے گی۔

۲۶۔ درخواست برائے انتقال مقدمہ ۵ روپے۔

۲۷۔ وکالت نامہ پر تین روپے۔

۲۸۔ ایف۔ اے۔ او۔ فرسٹ اپیل کسی حکم خلاف سول کیس میں۔ اگر ایسے آرڈر کے خلاف ہو جو بطور ڈگری تصور ہو اور اسے ایکسیکیوٹ کروایا جا سکے تو ½ فیصد کے حساب سے لیکن اگر ڈگری تصور نہ ہو تو دس روپے۔

۲۹۔ ایس۔ اے۔ او۔ سیکنڈ اپیل کسی حکم کے خلاف سول کیس میں تو بھی اگر حکم ڈگری تصور ہو تو ½ فیصد کے حساب سے وگرنہ دس روپے۔

۳۰۔ عام درخواستوں پر پانچ روپے برائے سٹے یا ڈسپینسیشن وغیرہ۔

۳۱۔ فوجداری اپیل جو کسی کے بری ہونے کے خلاف سرکار کرے پانچ روپے۔

۳۲۔ فوجداری نگرانی جو کسی کے بری ہونے کے خلاف پرائیویٹ پارٹی کرے پانچ روپے۔

۳۳۔ فوجداری اپیل یا نگرانی جو کسی قیدی کی طرف سے کی جائے یا قیدی خود کرے کوئی کورٹ فیس نہیں لگتی۔

۳۴۔ لیکوڈیشن کیس میں کلیم حاصل کرنے کے لئے ۵ روپے۔

ON DOCUMENTS

۱۔ کوئی فیصلہ جو ڈگری نہ کہلا سکے جو سول کورٹ ریونیو کورٹ یا کسی دیگر جوڈیشل آفیسر یا سرکاری آفیسر نے لکھا ہو ایک روپیہ۔

۲۔ اگر فیصلہ ہائی کورٹ نے لکھا ہو تو دو روپے۔

۳۔ کاپی آف ڈگری جو سول کورٹ نے پاس کی ہو ماسوائے ہائی کورٹ کے یا ریونیو کورٹ کے۔

(a) اگر معاملہ کی رقم ۵۰ روپے سے زائد نہ ہو ایک روپیہ۔

(ب) اگر معاملہ کی رقم ۵۰ روپے سے زائد ہو دو روپے۔

(ج) اگر ڈگری عدالت عالیہ نے پاس کی ہو ۵ روپے۔

۴۔ عام کاغذات مثلاً دعوے جواب دعوے۔ شہادت وغیرہ ۵۰ پیسے فی صفحہ کے حساب سے۔

عدالت عالیہ میں کیس سننے کے بعد یا تو اسی وقت فیصلہ لکھوا دیتے ہیں یا یہ بھی ہوتا ہے کہ فیصلہ اناؤنس کرنے کے بعد کسی اور وقت لکھوا دیتے ہیں بعض دفعہ فیصلہ کو ریزرو کر لیتے ہیں ایسی صورت میں جب فیصلہ لکھا جائے اور سنائے جانے کے لئے تیار ہو تو کیس لسٹ میں فیصلہ کے لئے آ جاتا ہے جس کو کیس سننے والے جج صاحب یا اگر وہ نہ ہوں تو کوئی اور جج صاحب فیصلہ سنا دیتے ہیں اور لکھ دیتے ہیں کہ فیصلہ میں نے سنا دیا ہے۔ جب تک فیصلہ پر دستخط نہیں ہو جاتے اسے اظہار خیال یا نوٹس تصور کیا جاتا ہے۔ اس بات کی بھی قانون اجازت دیتا ہے کہ دستخط کرنے سے پہلے اگر اناؤنس شدہ فیصلہ پر نظر ثانی کی گنجائش نظر آئے تو فریقین کو پھر سن کر اسی فیصلہ کو بحال رکھیں یا فیصلہ کو بدل دیں۔

مضمون کو ختم کرنے سے پہلے ایک بات عرض کرنے کی جسارت کرتا ہوں جب ویسٹ پاکستان ٹوٹنے لگا اور ایک ہائی کورٹ کی بجائے ہائی کورٹیں بننے لگیں تو اس وقت جناب مسٹر جسٹس قدیر الدین احمد چیف جسٹس

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات ــــــــ نون سین

بوسنیا میں قتل عام

اگر بڑی طاقتیں چاہیں کہ بوسنیا کے مسلمانوں کا قتل عام روکا جائے تو اس بات میں شک کی کوئی گنجائش نہیں کہ ایسا فوری طور پر کیا جا سکتا ہے۔ سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ بوسنیا کے لوگوں کو اپنی حفاظت کے لئے اسلحہ خریدنے کی بھی اجازت نہیں ہے اگرچہ سربیا کے پاس ضرورت سے بھی زیادہ اسلحہ ہے اور وہ اسے بوسنیا کے مسلمانوں کو قتل کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ لیکن جب یہ بات پیش کی جاتی ہے کہ بوسنیا کے مسلمانوں کو بھی اسلحہ دیا جائے تو کہا جاتا ہے کہ اس سے جنگ پھیلے گی اور عالمی برادری اس سے متاثر ہوگی۔ امریکہ اس سلسلے میں اگرچہ ہمدردی کا اظہار تو کرتا ہے لیکن بوسنیا کے لئے جس ہمدردی کی ضرورت ہے اس سے ابھی وہ بہت دور ہے۔

سربیا اقوام متحدہ کے کمیشن وینس اوون نے جو تجویز پیش کی تھی اور جس سے یہ امکان تھا کہ بوسنیا کے مسلمانوں کا قتل عام رک جائے۔ اسے سربیا نے مسترد کر دیا ہوا ہے اور بجائے اس کے کہ امریکہ اس بات پر زور دے کہ سربیا اس معاہدے کو تسلیم کرے امریکہ خاموشی سے دیکھ رہا ہے کہ سربیا اپنا اسلحہ استعمال کرتے ہوئے مسلمانوں کی زمینیں بھی ہتھیا رہا ہے اور انہیں موت کے گھاٹ بھی اتار رہا ہے۔

پاکستان نے اقوام متحدہ میں مسلمان سفراء کی ایک میٹنگ بلائی ہے جس میں یہ بات زیر بحث آئے گی کہ بوسنیا کے مسلمانوں کے قتل عام کو کس طرح روکا جائے۔

اقوام متحدہ میں پاکستان کے سفیر جمشید مارکر نے غیر وابستہ پانچ ممالک کے گروپ کی نمائندگی میں سیکورٹی کونسل جس کے پندرہ اراکین ہیں کو بتایا کہ ان سب کے خیال میں وقت آگیا ہے کہ اقوام متحدہ بوسنیا کے مسلمانوں کو مزید ہلاک ہونے سے بچانے کے لئے طاقت استعمال کرے اور سرب لوگوں کو ان علاقوں سے نکالے جہاں وہ زمین ہتھیانے کے لئے فتح کے نعرے لگاتے ہوئے جا بیٹھے ہیں۔ سرب لوگوں سے وہ ہتھیار بھی واپس لئے جائیں جو دور تک مار کر کے مسلمانوں کی شہری آبادیوں کو تباہ کر رہے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ جب سے کلنٹن نے صدارت کا عہدہ سنبھالا ہے ان کی انتظامیہ اس بات کا فیصلہ نہیں کر پائی کہ امریکہ کو اس سلسلے میں کیا کرنا چاہیئے۔ گاہے گاہے وہ ہمدردی کے پیغامات تو دیتے رہتے ہیں لیکن جب فیصلے کا وقت آتا ہے تو ایسے لگتا ہے کہ وہ کچھ بھی کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

الجیریا میں سزا

بتایا گیا ہے کہ الجیریا میں ایک شخص رباح القدیر جو جرمنی میں رہائش رکھتا ہے کو حکومت کے خلاف کارروائیاں کرنے کے سلسلے میں الجیریا کی ایک خصوصی عدالت نے بیس سال قید کی سزا دی ہے یہاں کچھ عرصے سے حکومت اور مسلم مجاہدین کے درمیان خاصی خلیج واقع ہوگئی ہے۔ رباح القدیر اسلامک سالویشن فرنٹ (ایف۔ آئی۔ ایس) کا رکن ہے اور اس فرنٹ کو حکومت نے ممنوع قرار دیا ہوا ہے۔

رباح گذشتہ سال الجیریا سے یورپ چلا گیا تھا۔ اس کے علاوہ اس خصوصی عدالت نے ۴۲ دیگر افراد کو حکومت کے خلاف سرگرمیاں کرنے، اسلحہ رکھنے اور حکومت کے حفاظتی انتظامات کو تلپٹ کرنے کی کوشش کرنے کے سلسلے میں تین سال سے بیس سال تک کی سزائیں دی ہیں۔ اسی طرح ۴۵ مسلم مجاہدین جن میں ۲۶ افراد ایسے ہیں جو لاپتہ ہیں پر ایک اور خصوصی عدالت میں مقدمات چل رہے ہیں۔ ابھی پوچھ گچھ ہو رہی ہے اور ان کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔

چین / اسرائیل

اسرائیل کے وزیر خارجہ شمعون پریز نے چین کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے وہ ممالک جو جنگی کیفیت کے حامل ہیں انہیں مزید میزائل فروخت نہ کرنے کا ارادہ بہت اچھا ہے۔ انہوں نے اس بات کا بھی اظہار کیا کہ وہ چاہتے ہیں کہ چین کے ساتھ ان کے تعلقات مستحکم ہوں۔ چینی وزیر خارجہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ انہوں نے مجھے دو باتیں بتائی ہیں۔ ایک تو یہ کہ مشرق وسطیٰ کے ممالک کو اب میزائل فروخت نہیں کئے جائیں گے۔ یہ وہ ممالک ہیں جو جنگ کی کیفیت سے دوچار ہیں اور چین اس بات میں احتیاط کرے گا کہ ایسا اسلحہ بھی فروخت نہ کیا جائے جو اسرائیل کو خطرے میں ڈال دے بعض مغربی ممالک نے اصرار کے ساتھ کہا ہے کہ چین نے سلک ورم میزائیل ایران کو ۱۹۸۰ء میں فروخت کئے تھے۔ اب شام کو یہ میزائل فروخت کر رہا ہے اور عراق اور ترکی نے بھی اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ انہیں بھی یہ میزائل دیئے جائیں۔ شمعون پریز نے کہا کہ چینی وزیر خارجہ نے بتایا ہے کہ شام کے ہاتھوں یہ میزائل فروخت نہیں کئے جائیں گے۔

چینی وزیر خارجہ کے یہ ریمارکس چین کے کسی اخبار نے شائع نہیں کئے۔

جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا چین اب میزائل کی فروخت بند کر دے گا۔ خاص طور پر ایسے ممالک کو جو اسرائیل سے برسرپیکار ہیں یا انہیں ان کی فروخت ایک خاص وقت کے لئے ملتوی رکھی جائے تو اسرائیلی وزیر خارجہ نے اس بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اسرائیلی وزیر خارجہ کا یہ چھ روزہ دورہ تھا اور کسی بھی اسرائیلی وزیر خارجہ کا یہ اس وقت سے لے کر اب تک پہلا دورہ ہے۔ جب سے کہ جنوری ۱۹۹۲ء میں دونوں کے سفارتی تعلقات قائم ہوئے تھے۔ شمعون پریز نے اس دورہ کے متعلق کہا ہے کہ وہ اس سے پوری طرح مطمئن ہیں۔

پیریز ہندوستان میں

گذشتہ دنوں اسرائیل کے وزیر خارجہ شمعون پریز نے ہندوستان کا دو روزہ دورہ کیا۔ اس دورے میں پریز نے حزب مخالف کے لیڈر ایل۔ کے ایڈوانی سے بھی ملاقات کی۔ یہ ملاقات منگل کے روز ہوئی اور اس کا ذکر اس سے اگلے جمعہ کے روز انڈین ایکسپریس میں کیا گیا۔

اس رپورٹ کے مطابق پریز نے ایڈوانی کو بتایا کہ کشمیر کا صرف یہی حل ممکن ہے کہ وہاں مسلم آبادی کی اکثریت کو کم کرنے یا ختم کرنے کے لئے ہندوؤں کو کثیر تعداد میں وہاں بسا دیا جائے۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان حالات کے خراب ہونے کی وجہ تنازعہ کشمیر ہے۔ پریز نے کہا کہ وہ یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے کہ اگر ہندوستان کشمیر کو پاکستان تحفہ کے طور بھی دے دے تو پاکستان کا جھگڑا ہندوستان کے ساتھ جاری رہے گا۔ کیونکہ بات کوئی ہو یا نہ ہو پاکستان کو بہر حال ہندوستان سے جھگڑا قائم رکھنا ہے۔ اس نے کہا کہ کشمیر کا مسئلہ حل ہو جانے کے بعد بھی پاکستان اور ہندوستان کے حالات درست نہیں ہو سکتے۔ اگرچہ ایڈوانی نے از خود تو کچھ نہیں بتایا لیکن تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ مسٹر ایڈوانی نے اسرائیل کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اسے دہشت گردوں سے نبٹنے کا خاصا تجربہ ہے اور وہ چاہیں گے کہ اس سلسلے میں بھی ہندوستان اور اسرائیل کا تعاون جاری رہے بلکہ پہلے سے زیادہ تعاون کیا جائے۔

جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں کہ ایڈوانی وہ شخص ہے جس نے ایودھیا میں بابری مسجد کے انہدام کے لئے سارے ہندوستان کا جلوس کی شکل میں چکر لگایا تھا۔ اور حکومت سے ٹکر لی تھی۔

ایڈوانی کی پارٹی جن چار صوبوں میں حکمران تھی۔ ان صوبوں کی حکومتوں کو وفاقی حکومت نے معزول کر دیا تھا۔ ایڈوانی کا مسلمانوں کے ساتھ کبھی ہمدردانہ رویہ متوقع نہیں ہے۔

بقیہ: صفحہ ۴

ویسٹ پاکستان ہائی کورٹ تھے۔ انہوں نے انتہائی زور لگایا کہ ویسٹ پاکستان کو نہ توڑا جائے اور اگر لامحالہ توڑنا ہی لازم ہے تو ایک ویسٹ پاکستان ہائی کورٹ کو توڑ کر چار ہائی کورٹس نہ بنائی جائیں اس طرح ایک صوبہ اور ایک ہائی کورٹ میں اتحاد و یگانگت قائم رہ سکے گی مگر اس تجویز کو اس وقت کی گورنمنٹ نے قبول نہ کیا۔ ویسٹ پاکستان کے پھر چار صوبے بن گئے اور ویسٹ پاکستان کی چار ہائی کورٹیں بن گئیں۔ (۱) لاہور ہائی کورٹ لاہور (۲) سندھ ہائی کورٹ کراچی (۳) کوئٹہ ہائی کورٹ کوئٹہ اور (۴) پشاور ہائی کورٹ پشاور۔ ان عدالتوں کے جج صاحبان اپنے صوبہ کے اندر قائم شدہ بنچوں پر تو جاتے رہتے ہیں مگر ایک صوبہ کے جج صاحبان دوسرے صوبہ میں نہیں جاتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان ـــــ محمد اکبر افضل

محترمہ نظیر بیگم صاحبہ

میری خوشدامن محترمہ نظیر بیگم صاحبہ اہلیہ مولانا عبدالرحمن صاحب انور سابق پرائیویٹ سیکرٹری ۶ مئی ۱۹۹۳ء بروز جمعرات ساڑھے چھ بجے شام فضل عمر ہسپتال ربوہ میں انتقال کر گئیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ نیک سیرت اور دعاگو تھیں۔ سلسلہ کے ساتھ اتنا گہرا لگاؤ تھا کہ کوئی بات اس کے خلاف نہ سن سکتی تھیں۔ مختلف جماعتی عہدوں پر کام کیا۔

آپ خاندان حضرت بانی سلسلہ کے ساتھ بڑی محبت رکھتی تھیں۔ حضرت چھوٹی آپا اور حضرت مہر آپا کے ساتھ لجنہ اماء اللہ کے اہم کاموں پر کام کیا۔ امامت ثانیہ کے ساتھ بڑی وابستگی تھی۔ اور اپنے خاوند کے شانہ بشانہ سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر کام کیا۔ اور اسی کی اپنی اولاد کو بھی تاکید اور نصیحت کرتی تھیں۔ پھر امامت ثالثہ کا دور آیا تو اس دور میں دینی خدمت اور خدمت خلق جیسے کاموں میں حصہ لیا۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ثالث کو ان پر بڑا اعتماد تھا۔ چنانچہ ان کے گھر کا دودھ ان کے گھر آتا تھا۔ اور لسی۔ مکھن اور گھی بن کر آتا تھا۔ حضور کے اپنے کپڑے اور پگڑی آپ دھو کر دیتی تھیں۔

؎ ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

جلسہ سالانہ کے دوران زنانہ حصہ میں بڑی اہم خدمات سرانجام دیا کرتی تھیں۔

آخری ایام میں بیماری لمبی ہو گئی اور صرف ایک دن ہی ہسپتال میں داخل ہوئیں اور اسی دن شام کو آپ اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملیں۔ آپ نے اپنے پیچھے ۶ لڑکے اور ۴ لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ جن میں سے ایک لڑکے انعام الرحمن نے سکھر میں راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے کی سعادت حاصل کی۔

آپکی عمر ۸۲ سال تھی۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ ایک مثالی ساس تھیں۔ غریبوں سے محبت رکھتی تھیں۔ ۱۹۹۲ء کے جلسہ سالانہ کے موقع پر لجنہ اماء اللہ سے خطاب فرماتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ان کی قربانیوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔

ان کے ایک لڑکے لطف الرحمن صاحب نے طویل عرصہ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں خدمات سرانجام دیں اور ریٹائر ہو کر آجکل جرمنی میں ہیں۔ ایک دوسرا لڑکا حفیظ الرحمن بھی ہمبرگ جرمنی میں ہے۔

؎ بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل سے ان کے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔

ایک چھوٹی سی بات

مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب

وکیل المال اوّل ربوہ سے لکھتے ہیں:

ایک چھوٹی سی بات جسکو مدنظر نہ رکھنے سے بعض اوقات بڑے بڑے حادثات ہو جاتے ہیں۔ کسی سواری پر سوار ہونے کی حالت میں اپنے سے آگے جانے والی سواری سے سبقت لے جانا مقصود ہو تو سبقت لے جانے سے پہلے ہارن دینا اور اگلی سواری کے دائیں جانب سے آگے نکلنے کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ آج صبح کی بات ہے کہ خاکسار سائیکل پر سوار دفتر کی طرف روانہ تھا کہ سڑکوں کی کھدائی وغیرہ کے نتیجہ میں راستہ بند نظر آیا۔ میں نے بائیں طرف مڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرنے کی کوشش کی کہ اچانک ایک موٹر سائیکل سوار میرے بائیں طرف سے نمودار ہو گیا۔ اور وہ بھی بغیر ہارن بجائے۔ اسی طرح اچانک موٹر سائیکل کی زد سے بچنے کے لئے مجھے سائیکل کو یکدم بریک لگانی پڑی جس کے نتیجے میں سائیکل غیر متوازن ہو گیا اور بندہ اس جھٹکے سے نیچے گرا کہ گھٹنے وغیرہ چھل گئے۔ اس حادثے کی اصل وجہ ہارن دیئے بغیر دائیں طرف سے گذرنے کا غلط طریق تھا۔

مکرمہ ناہیدہ کھوسہ بلوچ صاحبہ

لکھتی ہیں:

امید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی خیر و برکت سے نوازے اور دین کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے میں آپ کی بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے میرا لکھا ہوا خط شائع کیا جس سے میری بے حد حوصلہ افزائی ہوئی۔ "الفضل" میں ایک جگہ پڑھا تھا کہ پہلی دفعہ خط لکھنے والے اپنا علمی تعارف ضرور کرائیں میں اپنا علمی تعارف کراتی ہوں۔ میں نویں کلاس کی طالبہ ہوں اور بشیر آباد کے سکول "تعلیم الاسلام" میں تعلیم حاصل کر رہی ہوں۔ اور آج کل میرے امتحان ہو رہے ہیں۔ میں اپنے امتحانوں میں اچھے نمبر لینے کے لئے درخواست دعا کرتی ہوں۔ اور آپ سے خاص طور سے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ آپ مجھے اپنی دعاؤں میں ضرور یاد رکھئے گا۔ کیونکہ بزرگوں کی دعائیں بچوں کے حق میں زیادہ قبول ہوتی ہیں۔

ضرب الامثال

○ وہ پانی میں پہنچنے سے پہلے ہی کپڑے اتار لیتا ہے۔
○ اگر چور تمہارا دوست ہے تو اپنے گھر کتے کو باندھ رکھو۔
○ پرندہ دانہ دیکھتا ہے مگر دام کو نہیں دیکھتا۔
○ جب پیاؤ کسی شخص کے سر پر ہو وہ خدا کو یاد کرتا ہے۔
○ جو سفید ہے سیاہ کے درمیان خوب کھلتا ہے۔
○ خواہ ماں بھیڑیا ہو مگر اپنے بچوں کا گوشت تو نہیں کھائے گی۔
○ گدھا تو بوڑھا ہو گیا مگر اپنے مالک کے گھر کا راستہ نہ آیا۔
○ جو گھر میں جھگڑا دیکھنا پسند کرتا ہے دو شادیاں کر لیتا ہے۔
○ ہر شخص کے لئے اپنی ہی سمجھ بادشاہ ہے۔
○ لومڑی نے اپنے سایہ کو بہت بڑا سمجھ لیا۔
○ جس شخص کا پیٹ بھرا ہوا ہے اس کو بھوکے کا کیا حال معلوم ہے۔
○ خواہ مرغ بانگ نہ دے مگر صبح تو ضرور آئے گی۔
○ دنیا مسافروں کی سرائے کی مثال ہے۔
○ بیل تو فصل کھا جاتے ہیں اور وہ گدھے کے کان کاٹ لیتے ہیں۔
○ خواہ بادل سیاہ ہوں مگر ان سے پانی سفید ہی برسے گا۔
○ بے شک کھانا تو دوسرے کا تھا مگر منہ تو تمہارا اپنا تھا۔
○ بغل میں تو قرآن ہے اور نظر دوسرے کے بیل پر۔
○ دیوانے کتے کی طرح وہ اپنے آپ پر ہی جھپٹتا ہے۔
○ خواہ یہ پیاز ہی ہو مگر اس کو مفت دے دو۔
○ بھیڑئے کی دوستی یہی ہے کہ نوچے اور پھاڑ ڈالے۔
○ جو آہنگر کے پاس رہتا ہے آخر کار جلے ہوئے کپڑے لے کر نکلے گا۔
○ جو محبت کرتا ہے محنت کرتا ہے۔
○ خواہ آنکھیں کتنی بڑی ہیں مگر چھوٹی چھوٹی پتلیوں سے دیکھتی ہیں۔
○ بہت بڑا نیزے کا زخم تو اچھا ہو جاتا ہے مگر زبان کا سخت زخم کبھی اچھا نہیں ہوتا۔
○ بے وقوف سے دوستی کرنا ریچھ سے بغلگیر ہونے کی مثال ہے۔
○ گدھے کی دوستی یہی ہے کہ لاتیں مارے۔
○ خواہ ڈنڈا پرانا ہی ہو مگر گھڑا توڑنے کے لئے کافی ہے۔
○ خواہ تمہارا دشمن بالو کی رسی ہو مگر اس کو سانپ کہہ کر پکارو۔
○ دولت اس کی ہے جو اس کو کھاتا ہے نہ کہ اس کی جو اس کو کماتا ہے۔
○ گھوڑے تو نعل لگوا رہے تھے۔ مینڈکی نے بھی پاؤں پسارے کہ ان کو بھی نعل لگاؤ۔
○ جیسے کہ آفتاب کا سایہ کہیں نہیں ویسے ہی دنیا پر بقاء کسی چیز کی نہیں۔
○ افغان بچہ اور اس کا بھائی راستہ کاٹ کر پہاڑیوں کی چوٹیوں پر جا پڑے۔

گناہ کی جڑ وہی امور ہیں جو خدا سے بعید کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تقدیس کے خلاف ہیں۔ خدا تعالیٰ کے ذاتی تقاضے کے برخلاف اور فطرت انسانی کے واسطے مضر ہیں۔ وہی گناہ ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

مکرم محمود احمد سعید صاحب واقف زندگی کو مورخہ ۲۹۔ مئی ۱۹۹۳ء بوقت ساڑھے بارہ بجے دل کا حملہ ہوا۔ جس کی وجہ سے فوری فضل عمر ہسپتال میں داخل کروایا گیا۔

○ مکرمہ میمونہ بریمن صاحبہ چند روز سے کھانسی اور سانس کی تکلیف کی وجہ سے علیل ہیں کمزوری زیادہ ہے۔

○ مکرم محمد یوسف صاحب زعیم انصار اللہ چک ۱۵۲ شمالی ضلع سرگودھا امسال جنوری سے بعارضہ فالج علیل ہیں۔ کمزوری زیادہ ہے۔

○ مکرم عبدالاعلیٰ نجم الثاقب (اسلام آباد) کا چھوٹا بھائی عطاء العلیم متعلم نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ دس پندرہ روز سے بیمار ہے۔ کبھی سنبھالا اتر جاتا ہے اور کبھی ہو جاتا ہے۔

○ مکرم قمر اجنالوی صاحب جو آج کل جرمنی اپنے بیٹے کے پاس مقیم ہیں۔ سخت بیمار ہیں اور ہسپتال میں تقریباً دو ماہ سے زیر علاج ہیں۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی کیلئے دعا کریں۔

○ مکرم احمد خان صاحب شیخ پور ضلع گجرات کو ایک تنازعے کی وجہ سے شدید مالی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ کیس چل رہا ہے۔ نقصان پورا ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نصاب امتحان برائے انصار اللہ

○ انصار اللہ کے مرکزی امتحان سہ ماہی دوم ۹۳ء کا نصاب مندرجہ ذیل ہے۔

۱: ترجمہ قرآن کریم پارہ ۲۷ نصف دوم
۲: کتاب "نجم الہدیٰ" حصہ اول
۳: "بنیادی نصاب"

زعماء کرام تمام انصار کو اس نصاب اور امتحانی پروگرام سے آگاہ کر دیں اور گاہے گاہے یاددہانی کے ذریعہ زیادہ سے زیادہ انصار کو شریک امتحان کریں۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

برائے خدام

○ امسال سالانہ انعامی مقالہ کا عنوان "میرے ضلع میں احمدیت" ہے۔ جسکی آخری تاریخ ۱۶ اگست ۹۳ء ہے۔ اسی طرح سہ ماہی سوم کے لئے مضمون کا عنوان "توکل علی اللہ" ہے جسکی آخری تاریخ ۱۵ جولائی ہے۔ ہر مجلس یہ کوشش کرے کہ کم از کم ایک مضمون یا مقالہ کے ساتھ انعامی مقابلہ میں شمولیت کرے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

خط پوسٹ کرنے سے پہلے یہ ضرور دیکھ لیں کہ اس پر ٹکٹ لگی ہوئی ہے اور ٹکٹ ہے بھی اتنی رقم کی جتنی کی لگنی چاہیئے ہمیں بعض خطوط ایسے ملتے ہیں جن پر یا تو ٹکٹ لگی ہوئی ہی نہیں ہوتی یا ضرورت سے کم ٹکٹ لگی ہوتی ہے۔ یہ بات نامناسب ہے

(ادارہ)

بقیہ صفحہ ۱ کالم ۴

اندرونی چار دیواری کی شمالی سمت بہشتی مقبرہ کے قطعہ رفقاء میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی ربوہ و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے دعا کرائی۔ اس موقعہ پر بہشتی مقبرہ میں ہزاروں افراد موجود تھے۔ شدید گرمی کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں جگہ جگہ ٹھنڈے پانی کا وافر انتظام موجود تھا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت شیخ صاحب کو اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دے۔ اور آپ کے درجات بلند سے بلند تر کرتا چلا جائے۔

بقیہ: صفحہ ۱

ٹوٹ رہے ہیں۔ بچوں اور ماں باپ کے رشتے منقطع ہو رہے ہیں۔ بڑوں کے ادب اٹھ رہے ہیں اور رفتہ رفتہ ہر شخص فرد بنتا چلا جا رہا ہے۔ جمعیت کا نظام منتشر ہو رہا ہے۔ پس اگر گھر منتشر ہو جائیں اور ہر شخص میں اس حد تک انفرادیت آ جائے کہ ایک دوسرے سے تعلقات محض خود غرضانہ تعلقات رہیں۔ ایک دوسرے کو سکون پہنچانے کی تمنا نہ ہو بلکہ جو کچھ لینا ہے لو اور فارغ ہو جاؤ۔ تو ایسا معاشرہ زندہ نہیں رہا کرتا۔ اور آج کے انسان کو سب سے بڑی THREAT سب سے بڑا خطرہ ٹوٹتے ہوئے گھروں سے ہے۔ یورپ اور امریکہ نے اس کے ایسے خوفناک نظارے دیکھ لئے ہیں کہ وہاں اب یہ احساس مذہبی قدروں کے علاوہ بھی زور سے پیدا کیا جا رہا ہے کہ ہم نے گھر بچائے تو بچیں گے۔ انگلستان کی جو سابق پرائم منسٹر تھیں مسز تھیچر، انہوں نے تو آخری دور میں یہی نعرہ بنا لیا تھا کہ ہمیں گھروں کو بچانا ہے۔ اور واقعی یہ درست بات تھی۔ پس دنیا کے گھروں کو بچانے سے پہلے اپنے گھر تو بچاؤ ورنہ وہی گنجے والی بات ہو گی کہ بال اگانے والی دوائی بیچتا ہوں اور اپنے سر پر ایک بال نہ ہو۔ پس اپنے ان بالوں کی نہیں بلکہ اپنے بال بچوں کی حفاظت کا انتظام کرو ورنہ غیروں کے بال بچوں کا کیا خیال کرو گے۔ یہ بہت ہی اہم بات ہے اس کو سمجھو اور پلے باندھ لو۔"

(از خطبہ فرمودہ ۲۶ مارچ ۹۳ء)

ایکسپورٹ کوالٹی کے ڈش انٹینا
اب اور جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ تیار کئے جاتے ہیں۔ جو ہر طرح کے موسمی اثرات کو برداشت کرنے کے ساتھ ساتھ مضبوط ترین بھی ہیں۔ گارنٹی ایک سال
اعلیٰ کوالٹی ریموٹ کنٹرول ریسیور بمعہ L.N.B اصل گارڈنر U.S.A
پاکستان میں ہر جگہ مکمل فٹنگ اور انسٹالیشن
ڈش ماسٹر اقصیٰ روڈ۔ ربوہ فون دکان ۶۶ ۸۳۱ فون رہائش ۴۸۷

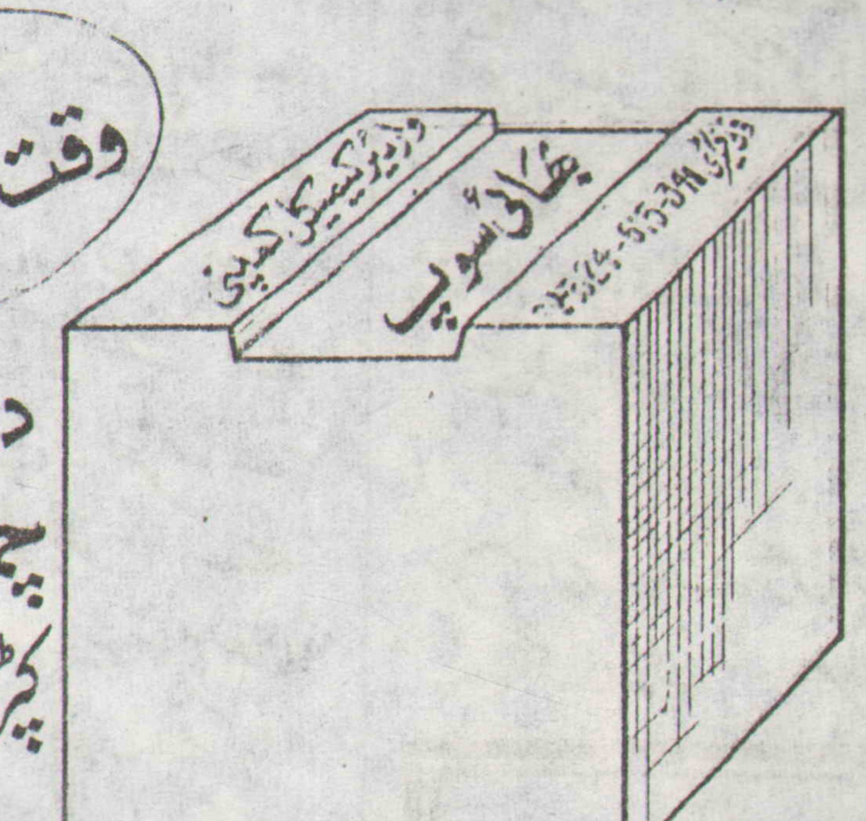

بھائی سوپ رجسٹرڈ
WARRIOR
وزن میں پورا ◉ معیار میں اعلیٰ
بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزاء سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کیساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔
اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں۔
وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد
فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۴۱۷۷۶۴ - ۴۷۷۶۴
فیکٹری ۶۱۵ - ۳۴۰ / ۴۵۲۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۳۰ مئی ۔ گذشتہ آدھی رات کے وقت آندھی آئی اور شدید گرج چمک کے ساتھ بارش ہوئی ۔ جس سے موسم خوشگوار ہو گیا ہے ۔

○ صدر پاکستان غلام اسحٰق خان نے پنجاب اسمبلی تڑوادی ہے گورنر پنجاب نے وزیر اعلیٰ مسٹر منظور احمد وٹو کے مشورہ پر اسمبلی توڑ دی اس سے قبل وزیر اعلیٰ میاں منظور احمد وٹو نے اسلام آباد میں صدر اسحاق سے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی جس کے بعد لاہور واپسی پر وزیر اعلیٰ نے گورنر کو اسمبلی توڑ دینے کا مشورہ دیا ۔ میاں منظور احمد صاحب وٹو نے رات ساڑھے دس بجے نگران وزیر اعلیٰ کے طور پر حلف اٹھا لیا ۔ بتایا گیا ہے کہ پنجاب اسمبلی کے ۹۱ اراکین نے مسٹر منظور وٹو کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کرنے پر دستخط کر دیئے تھے ۔

○ اٹارنی جنرل عزیز اے منشی نے استعفیٰ دے دیا ہے ۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ماضی کی تلخیاں دفن کر کے نواز شریف سے مذاکرات کے لئے تیار ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ تصادم کی سیاست کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دینا چاہیئے ۔ محترمہ نے کہا کہ نواز شریف "وٹو شو" سے فارغ ہو جائیں تو پھر ان سے تمام معاملات پر مذاکرات کریں گے ۔ انہوں نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ اتفاق رائے پر مبنی سیاست کو فروغ دیا جائے اور ماضی کی تلخیوں اور رنجشوں کو بھلا دیا جائے ۔

○ پیر پگاڑا سے عطا محمد مری اور حاکم علی زرداری نے ملاقات کی اور اہم مسائل پر تبادلہ خیال کیا ۔

○ وادی نیلم میں پاکستان پیپلز پارٹی آزاد کشمیر کی اپیل پر ہڑتال کے دوران پولیس اور مظاہرین کے درمیان تصادم میں ایک نوجوان ہلاک ہو گیا اور ۸ افراد زخمی ہو گئے پولیس نے لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس استعمال کی ۔

○ ایک خبر کے مطابق چٹھہ مسلم لیگ کے اراکین قومی اسمبلی نے استعفیٰ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے ۔

○ سپاہ صحابہ کے مولانا فاروقی نے کہا ہے کہ ان کی جماعت بے نظیر بھٹو کی قیادت قبول نہیں کرے گی ۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ عید کے بعد صوبوں میں زبردست تبدیلیاں ہوں گی ۔ وزیر اعظم نواز شریف نے سرحد سندھ اور پنجاب کے وزرائے اعلیٰ کو عدم اعتماد کے ذریعے ہٹانے کی کوششیں تیز کر دی ہیں ۔ بے نظیر نے نواز شریف کی پیشکش کا مثبت جواب دیا ہے تاہم وہ نئے انتخابات کے مطالبہ پر قائم ہیں ۔ صدر سے ملنے والے ایڈیٹروں نے بتایا ہے کہ صدر مستعفی ہونے کا ارادہ نہیں رکھتے ۔

○ صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ میر افضل خان نے اپنی کابینہ میں مزید ۸ اراکین کا اضافہ کر دیا ہے ۔

○ خیال ہے کہ پیپلز پارٹی عید کے بعد سندھ کے وزیر اعلیٰ سید مظفر شاہ کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کرے گی ۔ وزیر اعلیٰ سندھ وفاقی حکومت کی حمایت سے بھی محروم ہو گئے ہیں ۔ نواز شریف کے حامی اراکین نے بھی پیپلز پارٹی کو اپنی حمایت کی یقین دہانی کروا دی ہے ۔

○ جاپان نے اٹھارہ سال کے وقفے کے بعد ایران کی اقتصادی امداد بحال کر دی ہے ۔

○ ایران نے بین الاقوامی ریڈ کراس کی نگرانی میں ۱۰۰ عراقی جنگی قیدی رہا کر دیئے ہیں ۔

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ واپس آنے والے اراکین صوبائی اسمبلی کے لئے میرے دل میں کوئی ملال نہیں ۔ انہوں نے کہا کہ میں کھلے دل سے سب کو خوش آمدید کہہ رہا ہوں ۔

○ پیپلز پارٹی کی شریک چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ خیبر سے کراچی تک عوام کا یہی مطالبہ ہے کہ عام انتخابات کروائے جائیں ۔ انہوں نے کہا کہ نواز شریف سے مذاکرات کے لئے دروازے کھلے ہیں لیکن کوئی سودے بازی نہیں کریں گے ۔

○ سعودی عرب کے اخبار سعودی گزٹ نے لکھا ہے کہ عدلیہ نے انتہائی جرأت کے ساتھ اپنا کھویا ہوا مقام حاصل کر لیا ہے ۔

اعلان تعطیل

مورخہ یکم، دو اور تین جون ۱۹۹۳ء کو دفتر الفضل میں تعطیل ہوگی ۔ لہٰذا ان تاریخوں کا پرچہ شائع نہیں ہوگا ۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں ۔ (مینیجر)

ڈرمیکس ۔ ڈرموکیور کریم

خارش، داد، چنبل، اگزیما، پھوڑے پھنسیاں اور دیگر بے شمار جلدی عوارض کی ایک ہی کریم انگریزی یونانی اور ہومیوپیتھک سٹورز سے بھی مل سکتی ہے ۔

تیار کردہ

بھٹی ہومیوپیتھک کلینک ۔ جرمن بازار ربوہ

ضرورت اساتذہ

قریباً ۱۵ طالبات جو کہ آٹھویں جماعت سے لے کر ایف اے تک تعلیم حاصل کر رہی ہیں کے لئے تجربہ کار اور قابل اساتذہ کی ضرورت ہے جو کہ انگریزی، حساب اور سائنس کے مضامین پڑھانے میں نہایت اعلیٰ قابلیت رکھتے ہوں، نیز اگر کوئی صاحب باقاعدہ سکول چلانے کا تجربہ رکھتے ہوں تو براہِ مہربانی رابطہ فرماویں ۔ چونکہ طالبات کی تعلیم ہے اس لئے ترجیحاً خاتون یا معمر استاد زیادہ مستحسن ہوگا

سمیع اللہ

شفا میڈیکو ۔ مائیکرو سنٹر ۷ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

فون ۲۲۳۴۶۲ ــــ ۳۵۴۲۵۹

ہومیوپیتھک کورسز

HOMEO COURSES

INTERNATIONAL NAME	قیمت	اردو نام
ASTHMA COURSE	65	دمہ کورس
BODY BUILDING COURSE	100	باڈی بلڈنگ کورس
DIABETES COURSE	80	شوگر کورس
DWARFISHNESS COURSE	100	چھوٹا قد کورس
EYESIGHT COURSE	85	کمزوری نظر کورس
HYPERTENTION COURSE	180	ہائی بلڈ پریشر کورس
KIDNEY STONE COURSE	185	پتھری گردہ کورس
LEUCODERMA COURSE	100	پھلبہری کورس
MYOPIA COURSE	85	کمزوری نظر دور کورس
OBESITY COURSE	100	موٹاپا کورس
PILES COURSE	45	بواسیر کورس
STERILITY COURSE	100	بانجھ پن کورس
T. B. COURSE	50	تپدق کورس

ان کے علاوہ 76 کیور ۔ ٹو ہومیوپیتھک کورسز کا رسالہ 2 روپے کے ڈاک بھیج کر براہ راست منگوا سکتے ہیں ۔

سٹاکسٹ :-

کراچی صدر : صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ ۔

کنری : بلال میڈیکل سٹور ۔

ملتان : ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ۔ صدر بازار ۔

فیصل آباد : کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار ۔

لاہور : شیراز میڈیکل سٹور بوہڑ والا چوک ۔

کیور ۔ ٹو سٹور اچھرہ شاپنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس ۔

گوجرانوالہ : حافظ ہومیوپیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ اوور ہیڈ برج ۔

سیالکوٹ : ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ ۔

حویلیاں : ہومیو ڈاکٹر عبدالرشید تسلیم ڈاکخانہ روڈ ۔

واہ کینٹ : طیب ہومیوپیتھک کلینک ۔ انوار چوک ۔

بہاولپور : طارق ہومیو میڈیسن کمپنی ۔ شاہدرہ

میاں چنوں : محمد رفیق ہومیو سٹور نشتر روڈ ۔

کوئٹہ : ہومیو ڈاکٹر منیر الحسن غلام نبی روڈ ۔

پشاور : الشفاء ہومیو سٹور سکندر پورہ ۔ شعیب کارپوریشن کیمسٹ ہسپتال روڈ ۔

شیخوپورہ : لاثانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ ۔

ساہیوال : خان ہومیو کلینک نزد ٹی بی ہسپتال ۔

راولپنڈی : جرمن ہومیو لیبارٹریز ۔ بوہڑ بازار ۔

گجرات : شاہین ہومیوپیتھک سٹور ۔ فیصل گیٹ ۔

حیدر آباد : روبی میڈیکل سٹور ۔ چھوٹی گٹی ۔

کیور ۔ ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ

گول بازار ۔ ربوہ پاکستان ۔ فون آفس 771 کلینک 606